رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ❁ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

جلد ۷ | مورخہ ۵ ۔ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء | دوشنبہ | مطابق ۱۵ ۔ رجب سنہ ۱۳۳۸ھ | نمبر ۷۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں ۔ خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا جسمیں تعلق باللہ کے مضمون کی تمہید بیان کی ۔ اور ارشاد فرمایا کہ آئندہ خطبات میں انشاء اللہ اسپر مفصل تقریر کی جائیگی ؁

حضرت نواب صاحب مع اہل بیت دہلی تشریف لے گئے ہیں ۔ حضرت ام المومنین بھی آپکے ساتھ ہیں ؁

جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں اعلان ہو چکا ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ۷ ۔ اپریل کو پچھلے پہر قادیان سے روانہ ہوکر رات بٹالہ رونق افروز رہینگے ۔ اور صبح بٹالہ سے روانہ ہوکر اسی دن سیالکوٹ پہونچ جائینگے ۔ جہاں حضور ۹ کو نماز جمعہ پڑھائینگے ۔ اور ۱۰ ۔ ۱۱ کو عام لیکچر ہونگے

نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر ۔ ۲۵ ۔ فروری سنہ ۱۹۲۰ء)

اہل پیغام کے نام ایک انگریز احمدی خاتون کا خط ۔ ڈو او نومسلم ۔ صدر جمہوریہ فرانس و وزیر برطانیہ کے خطوط

مطلع لنڈن

لنڈن کا آسمان ایک طرف تو باوجود موسم بہار کے آجانے کے جاڑے کا سا رنگ اختیار کئے ہوئے ہے ۔ اور آفتاب عالمتاب کُہر و دُھند کے باعث دو تین روز سے پردہ نشین ہو رہا ہے ۔ دوسری طرف مطلع سیاست پر سے ابھی تک خطرات کے بادل دُور نہیں ہوئے ۔ کانفرنس صلح کے اجلاس برابر ہو رہے ہیں ۔ اور خبروں کی اشاعت کے متعلق خاص اہتمام سے رازداری کو ملحوظ رکھا جاتا ہے ۔ آج سابق وزیر اعظم مسٹر اسکوئتھ میدان سیاست میں پیسلے کے کامیاب انتخاب کی وجہ سے دوبارہ آموجود ہوئے ہیں ۔ اور غالباً موجودہ وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج کے برخلاف بڑھتی ہوئی مخالف انگریزی عام رائے کی سرکردگی کرینگے ۔ رُوس اور قسطنطنیہ کے مسائل میں وزارت کے خلاف ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے ۔ نہایت افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ اس ملک کے پریس کا ایک حصہ گورنمنٹ ہند ۔ وزیر ہند اور دوسرے واقف کار لوگوں کی رائے کے خلاف مذہبی تعصب سے متاثر ہوکر ترکی معاملات میں وہ روش اختیار کر رہا ہے ۔ جو سلطنت برطانیہ کے مفاد کے منافی ہے ؁

ایک انگریز احمدی بہن

لاہوری پیغام نے بعض غریب احمدی خواتین کو باورچیوں کی بیویاں کہہ کر حقارت کی نظر سے دیکھا ۔ اور اپنے تیئں اَنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ کا مصداق ٹھہرا کر عدوان اسلام کی سی ایک قبیح حرکت کا ارتکاب کیا ہے ۔ پیغام کے اس نوٹ کا ترجمہ سنکر ہماری عزیز بہن فاطمہ سٹیکر

سے نے ارباب پیغام کے لئے ذیل کا خط لکھا ہے۔ یہ خط خود ظاہر کریگا۔ کہ انگریز احمدی کیسے احمدی ہیں۔ میں صرف یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ خط عزیز فاطمہ موصوفہ نے خود لکھا ہے۔ خواجہ صاحب کی طرح ہم نے خود مضمون لکھ کر اس کے دستخط نہیں کرائے خط اور راقمہ خط خدا کے فضل سے موجود ہیں۔ اور ہر شخص جب چاہے۔ تحریر و تقریر کے ذریعہ اس اخلاص کو آزما سکتا ہے۔ جو انگریز احمدیوں کے سینوں میں "حضرت احمد نبی اللہ" پر ایمان لانے کے بعد موجزن ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

آہ! عزیزہ فاطمہ کو ابھی یہ علم نہیں۔ کہ اس کے مخاطب غیر احمدی نہیں۔ بلکہ ناخلف احمدی ہیں جنہوں نے سنہرے روپہلے رنگوں کی خاطر بدقسمتی سے اپنی احمدیت کا اظہار کرنا اس ملک میں سمِ قاتل سمجھا ہے۔ فاطمہ کے خط کا ترجمہ نیچے دیا جاتا ہے:-

پیغام کو جواب

بخدمت ارباب پیغام لاہوری

السلام علیکم۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ نے اخبار پیغام کی ایک اشاعت میں لنڈن کے احمدی مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے کرمفرمائی سے لکھا ہے "بادرچیوں کی بیویاں" اور ان الفاظ نیز ان کے ساتھ کی عبارت کا استعمال طنزاً ہماری تحقیر کے لئے کیا ہے۔ احباب آپ سمجھ لیں کہ آپ کے الفاظ بجائے غصہ دلانے کے جو طبعاً مجھے آنا چاہیئے۔ کیونکہ میں ان باورچیوں کی بیویوں سے ایک ہونے کا فخر رکھتی ہوں۔ مجھے آپ پر ترس اور رحم کھانے کی تحریک کرتے ہیں۔ میں نے اپنے تئیں مخاطب کر کے آپ کے معاملہ پر غور کیا۔ اور کہا کہ یہ لوگ دعوے تو کرتے ہیں۔ کہ یہ لوگ محمد رسول اللہ صلعم کے پیرو ہیں۔ مگر یہ میرے اسلام لانے پر تحقیر آمیز ہنسی اڑاتے اور میرے اسلام کو بے وقعت خیال کرتے ہیں۔ اور ان کو اس امر کی پروا نہیں۔ کہ آیا میری روح کا بچاؤ ہوا ہے یا نہیں؟ کیوں؟ صرف اس لئے کہ میں اور میرا میاں اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی کماتے ہیں۔ اور اس لئے کہ میں اس جماعت میں داخل ہو گئی ہوں جسکے مبلغین نے مجھے اس جماعت میں لانے کے لئے ہر طرح سے کوشش کی۔

پھر میرا مذہب وہی مذہب ہے۔ جس کا ادعا آپ کو ہے ہاں صرف فرق یہ ہے۔ کہ عام خیالات کی اصلاح و درستی کر دی گئی ہے۔ اور اس شخص نے اس کی تجدید کی ہے جسے خدا نے محمد رسول اللہ کی تعلیم کو اس کی اصل حالت کی طرف واپس لانے کے لئے انتخاب کیا تھا۔ اور اس اصلاح کی مثال ایسی ہے۔ جیسا کہ ایک عمارت ہو۔ جو برسوں کے طوفان باد کا نشانہ و تختہ مشق رہ کر مرمت کی محتاج ہو جائے پس محمد رسول اللہ کی تعلیم کا ایسا ہی حال ہوا۔ اور اب اسے پھر تازہ اور نیا کر دیا گیا ہے۔

پھر میں صحیح طور پر جانتی ہوں۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی موقعوں پر بلا کسی شرم کے اپنے ہاتھوں کو زندگی بسر کرنے کی محنت میں استعمال کیا۔ اور اس علم کی بناء پر میں کہتی ہوں۔ کہ یقیناً آپ کی حقارت آمیز تحریر غیر منصفانہ ہے۔

مکرم احباب! میں نے یہ سطور اینٹ کا جواب پتھر مارنے کی نیت سے نہیں لکھیں۔ بلکہ صرف اس لئے کہ میں آپ کو بتاؤں۔ کہ مجھے احمدیت کی خوبصورت اور معقول تعلیم دکھائی جا چکی ہے۔ اور یقیناً معقولیت پسند لوگوں کی بڑی تعداد نے احمدؑ کو قبول کر لیا ہے۔ اب آپ لوگ اپنے آپسے ذیل کے سوالات کریں۔

(۱) کیا حضرت احمدؑ اپنے تئیں محمد رسول اللہ سے افضل سمجھتے ہیں؟

(۲) کیا حضرت احمدؑ نے ہم کو بالکل جدید مذہب دیا ہے؟

(۳) کیا حضرت احمدؑ قرآن کریم کی تعلیم کو کسی طرح نابود کہتے ہیں؟

(۴) کیا حضرت احمد کی تعلیم ناممکن اور ناقابل عملدرآمد ہے؟

ان تمام سوالات کا جواب لاریب "نہیں" اور "نہیں" ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم حضور سے بُعد ہو جانے کے باعث توڑا مروڑا گیا ہے۔ اور بعض حالتوں میں اسکو بالکل نابود کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اب یہ کہنا غیر معقول ہے کہ رسول اللہ صلعم کی تعلیم ایسے ہی خالص اور کامل طور پر مسلمانوں میں موجود ہے۔ جیسی کہ نزول وحی کے وقت تھی۔

پھر کیا یہ ممکن ہے کہ خدا ایک مقدس انسان کو منتخب کر کے اور اس کے ذریعہ سے صحیح تعلیم کو اصل خوبصورتی کے ساتھ پاک کر کے دکھا دے۔ ہر زمانہ میں انبیاء آتے رہے ہیں۔ اور ہمیشہ ان کو قبول بھی کیا جاتا رہا ہے۔ اور ان کا انکار بھی ہوتا رہا ہے۔ پس آپ میری اس سعی سے سبق حاصل کریں۔ اور حضرت احمدؑ کے دعاوی کے متعلق تحقیقات کریں۔ میں دعا کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حق کے قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ میں اپنے احمدی بھائی بہنوں سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ وہ اپنی کوششوں کو احمدؑ کی مقدس اغراض کے حصول کے لئے اب دوگنا کر دیں اور یاد رکھیں۔ کہ صرف انگلستان میں سینکڑوں روحیں ایسی ہیں۔ جو آپ کی فتح کے لئے خوشی اور مشکلات کے لئے ہمدردی کے جذبات کا اظہار کرینگی۔

میں خوشی سے ہر ایک احمدی و غیر احمدی سے خط و کتابت کرونگی۔ احمدیہ مشن ۴ سٹار سٹریٹ ایجور روڈ ڈبلیو ۲ لنڈن کی معرفت مجھے خط لکھنے کی تکلیف کرے

راقمہ مسز محمدؐ فاطمہ کیتھلین۔

دو نئے مسلمان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک امریکن جنٹلمین اور جرمن خاتون سلسلہ حقہ میں شامل ہوئے۔ انکے نام انشاء اللہ آئندہ ہفتہ کے خط میں دئے جائینگے۔

رئیس جمہوریہ فرانس کا خط

ایم۔ پال۔ ڈیشانیل نئے رئیس جمہوریہ فرانس کو ان کے عہدہ ریاست پر فائز ہونے کی تقریب پر عاجز نے مبارکباد کا خط لکھا۔ اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے مخصوص پہلو کو جس میں مسلمانوں اور ان کے حکام ہر دو کی بہتری مرکوز ہے۔ صاحب موصوف پر واضح کیا اس کے جواب میں صاحب موصوف نے اپنا خاص رسیدی کارڈ بھیجکر نہایت شکرگذاری کا اظہار کیا ہے۔

وزیر اعظم برطانیہ کا خط

عہدنامہ صلح کی تصدیق پر جو ریزولیوشنز امراء کی خدمت میں بھیجے گئے تھے۔ اور جس میں برطانوی فتح کو حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق ظاہر کر کے اللہ تعالیٰ کے مرسل کی صداقت کے ایک نشان کی اشاعت کی تھی ان کے جوابات کے سلسلہ میں جناب وزیر اعظم برطانیہ کی طرف سے مفصلہ ذیل جواب موصول ہوا۔

"ڈیر سر۔ وزیر اعظم نے مجھ سے خواہش ظاہر کی ہے کہ میں آپکے خط اور ریزولیوشنز متعلق مبارکباد بتقریب تصدیق ... عہدنامہ صلح کو [illegible] ۔ آپکا [illegible] ۔ ڈی ۔ ایل ۔ جارج"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۵ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء

"اشتہار واجب الاظہار" پر نظر

حضرت مسیح موعود کے متشابہ الہامات پر اعتراضات کے جواب

(نمبر ۲)

گذشتہ نمبر میں ہم "اشتہار واجب الاظہار" کے ایک حصہ کے متعلق بتا چکے ہیں۔ کہ اس کے مشتہر نے محض اپنی کم علمی سے عوام کو دھوکہ دینے کے لئے حضرت مرزا صاحب کے کشوف پر ایسے اعتراضات کئے ہیں جو بالکل اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہیں۔ اب اسی ٹریکٹ کے دوسرے حصہ کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے ہیں جس میں حضرت مسیح موعود کے متشابہ الہامات پر اعتراض کر کے مشتہر نے اپنے ہاتھوں اپنے علم وعقل کی پردہ دری کی ہے۔

اسوقت ہم ان میں سے چند ایک الہامات پر روشنی ڈالینگے۔ اسی سے معترض کے سارے اعتراضات کی لغویت ثابت ہو جائیگی۔

معترض حضرت مسیح موعود کے یہ الہامات پیش کر کے کہ (۱) انت منی بمنزلۃ ولدی (۲) انت منی بمنزلۃ اولادی (۳) انت منی وانا منک لکھتا ہے کہ:۔

"اخاہ! مرزا مثیل ہوتا ہوتا مثیل خدا بھی بن بیٹھا۔ اور خدا کو صاحب اولاد بھی بنا دیا یہ سب اسلام میں کفر و زندقہ ہے"

لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ معترض جانتا ہی نہیں کہ اسلام کیا ہے اور اسلام کی تعلیم کیا ہے۔ ورنہ ایسے ناپاک الفاظ اس کے قلم سے ہرگز نہ نکلتے۔ الہام نمبر ایک و دو جن کا ترجمہ یہ ہے کہ (۱) تو مجھ سے بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے۔ اور (۲) تو مجھ سے بمنزلہ میری اولاد کے ہے۔ ان میں تشبیہی رنگ اسی طرح ہے جس طرح قرآن کریم کی اس آیت میں ہے۔ کہ فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا۔ تم اللہ کو اسی طرح یاد کرو جس طرح اپنے باپ کو یاد کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ تم حقیقی باپ کو جس طرح یاد کرتے ہو۔ اسی حیثیت سے خدا کو یاد کرو۔ بلکہ یہ ہے کہ جس طرح تم اپنے باپ کے ساتھ اس کی شان ابوت میں کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ بلکہ اس کے واحد ہونے کے لئے غیرت دکھاتے ہو۔ اسی طرح خدا کی توحید کے لئے بھی غیرت دکھاؤ۔ اسے ایک سمجھو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ بلکہ حق تو یہ ہے۔ کہ باپ کے واحد ہونے کے متعلق غیرت دکھلانے سے بھی بڑھکر خدا کے واحد ہونے کی غیرت دکھاؤ۔

یہی وجہ ہے۔ کہ کتب مقدسہ میں انبیاء کو خدا کے بیٹے کہا گیا ہے۔ کیونکہ نبی خدا تعالیٰ کی توحید اور وحدانیت کے لئے اس سے بڑھ کر غیرت دکھلاتے ہیں۔ جو کہ بیٹا اپنے باپ کے متعلق دکھاتا ہے۔ پس حضرت مرزا صاحب کے الہام انت منی بمنزلۃ اولادی اور انت منی بمنزلۃ ولدی۔ اور ایسے ہی اور الہامات میں یہی بتایا گیا ہے۔ کہ جس طرح پہلے انبیاء خدا کی توحید کے لئے غیرت مند ہونے کی وجہ سے بطور استعارہ خدا تعالیٰ کے بیٹے تھے۔ اسی طرح اس زمانہ میں تو ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ جس طرح پہلے لوگوں نے اپنی نادانی سے انبیاء کو خدا تعالیٰ کے ابن کے لفظ سے مخاطب کرنے پر درحقیقت میں خدا کے بیٹے سمجھ کر سخت ٹھوکر کھائی۔ اور شرک میں مبتلا ہو کر کہیں سے کہیں چلے گئے۔ جیسا کہ عیسائی صاحبان حضرت مسیح کو اور یہودی حضرت عزیر کو خدا کا واقعی بیٹا قرار دے کر سخت غلطی میں مبتلا ہو گئے۔ اسی طرح اس زمانہ کے نادان اور ناسمجھ لوگوں نے حضرت مسیح موعود کے الہامات کا کچھ کا کچھ مطلب گھڑ لیا۔ اور اصل حقیقت سے بہت دُور چلے گئے۔ حالانکہ بات بالکل صاف تھی۔ انبیاء کو خدا کے بیٹے کہنے کا محاورہ کتب سابقہ میں موجود ہے۔ اور قرآن کریم بھی اس امر کی شہادت پیش کر رہا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں متشابہ الفاظ بھی ہوتے ہیں۔ جن کو محکم کے ماتحت لانا چاہیئے۔ پھر حضرت مرزا صاحب نے اپنے ان الہامات کی حقیقت اور اصلیت کھول کھول کر بیان فرما دی ہے اور ان الزامات کی مدلل طور پر تردید کر دی ہے۔ جو تحا الفین ان پر لگاتے ہیں۔ چنانچہ الہام انت منی بمنزلۃ ولدی کے متعلق اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۸۶ میں فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے۔ اور یہ کلمہ بطور استعارہ کے ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں ایسے ایسے الفاظ سے نادان عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا ٹھہرا رکھا ہے۔ اس لئے مصلحت الٰہی نے یہ چاہا۔ کہ اس سے بڑھ کر الفاظ اس عاجز کے لئے استعمال کرے۔ تا عیسائیوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ سمجھیں کہ وہ الفاظ جن سے مسیح کو وہ خدا بناتے ہیں۔ اس اُمت میں بھی ایک ہے۔ جس کی نسبت اس سے بڑھ کر ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔"

کیا اس توضیح اور تشریح کے ہوتے ہوئے کوئی سمجھدار حضرت مرزا صاحب کے متعلق کہہ سکتا ہے کہ انہوں نے واقعی خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا ہرگز نہیں۔

اسی طرح دوسرے الہام انت منی بمنزلۃ اولادی کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے۔ نہ اس کا کوئی شریک ہے۔ اور نہ بیٹا ہے۔ اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ یہ کہے۔ کہ میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں۔ لیکن یہ فقرہ اسجگہ قبیل مجاز اور استعارہ میں سے ہے۔ ...... خدا کے اس کلام کو ہوشیاری اور احتیاط سے پڑھو۔ اور از قبیل متشابہات سمجھ کر ایمان لاؤ۔ اور اس کی کیفیت میں دخل نہ دو۔ اور حقیقت حوالہ بخدا کرو۔ اور یقین رکھو۔

کہ خدا اتحاذ ولد سے پاک ہے۔ تاہم متشابہات کے رنگ میں بہت کچھ اس کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ پس اس سے بچو۔ کہ متشابہات کی پیروی کرو۔ اور ہلاک ہو جاؤ۔ اور میری نسبت بینات میں سے یہ الہام ہے۔ جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الٰھکم اللہ واحد والخیر کلہ فی القرآن ؎ (دافع البلاء ص ۷)

پھر اسی الہام کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"خدا میں فانی ہونیوالے اطفال اللہ کہلاتے ہیں لیکن یہ نہیں۔ کہ وہ خدا کے درحقیقت بیٹے ہیں کیونکہ یہ تو کلمہ کفر ہے۔ اور خدا بیٹوں سے پاک ہے بلکہ اس لئے استعارہ کے رنگ میں وہ خدا کے بیٹے کہلاتے ہیں۔ کہ وہ بچہ کی طرح جوش سے خدا کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ اسی مرتبہ کی طرف قرآن شریف میں اشارہ کر کے فرمایا۔ فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم او اشد ذکرا۔ یعنی خدا کو ایسی محبت اور دلی جوش سے یاد کرو۔ کہ جیسا کہ بچہ اپنے باپ کو یاد کرتا ہے۔ اسی بنا پر ہر ایک قوم کی کتابوں میں اب یا پتا کے نام سے خدا کو پکارا گیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو استعارہ کے رنگ میں ماں سے بھی ایک مشابہت ہے۔ اور وہ یہ کہ جیسے ماں اپنے پیٹ میں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے ایسا ہی خدا تعالیٰ کے پیارے بندے خدا کی محبت کی گود میں پرورش پاتے ہیں۔ اور ایک گندی فطرت سے ایک پاک جسم انہیں ملتا ہے۔ سو اولیاء کو جو صوفی اطفال حق کہتے ہیں۔ یہ صرف ایک استعارہ ہے۔ ورنہ خدا اطفال سے پاک اور لم یلد ولم یولد ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۴۳)

ان تشریحات کے ہوتے ہوئے کون عقلمند ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کرنے کی جرأت کر سکے لیکن برا ہو عناد اور تعصب۔ عداوت اور دشمنی۔ نادانی اور جہالت کا انہیں آئے دن ان اعتراضوں کو پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور باوجود بار بار سمجھانے اور کھول کھول کر بتانے کے پھر بھی نہیں سمجھتے۔ یہ اگر ان کی ہٹ دھرمی نہیں تو اس کے جہالت ہونے میں تو کلام ہی نہیں۔

حضرت مرزا صاحب کا ایک اور الہام جس پر معترض نے اعتراض کیا ہے۔ یہ ہے۔ کہ انت منی وانا منک جس کا ترجمہ یہ ہے۔ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اس الہام کی حقیقت سمجھنے کے لئے اول تو حضرت مسیح موعود کی اس تشریح کو مد نظر رکھنا چاہیئے۔ جو آپ کی کتاب دافع البلاء سے ہم اوپر نقل کر آئے ہیں۔ اور پھر عربی زبان کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس میں یہ محاورہ کس موقعہ اور کس مطلب کے لئے بولا جاتا ہے۔ اور مثالوں کو چھوڑ کر قرآن کریم میں ہی اس محاورہ کا استعمال موجود ہے۔ چنانچہ سورۃ بقرہ رکوع ۳۳ میں حضرت طالوت کا ذکر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلما فصل طالوت بالجنود قال ان اللہ مبتلیکم بنھر فمن شرب منہ فلیس منی ومن لم یطعمہ فانہ منی۔ کہ جب طالوت معہ لشکر جدا ہوا۔ تو اس نے اپنے لشکر کو کہا۔ کہ اللہ یقیناً ایک نہر کے ساتھ تمہاری آزمائش کرنے والا ہے۔ پس جو کوئی اس نہر سے پانی پیئے گا۔ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اور جو نہ پیئے گا وہ یقیناً مجھ سے ہے۔

پھر حضرت ابراہیم کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے کہا۔ رب انھن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی (سورۃ ابراہیم رکوع ۶) اے میرے رب انہوں نے اکثر لوگوں کو گمراہ کر رکھا ہے پس جو کوئی میری پیروی کرے۔ وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی۔ اس کے لئے تو غفور اور رحیم ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ لفظ منی اتحاد فی الامر کو ظاہر کرتا ہے۔ ایسی ہی مثالیں احادیث میں پائی جاتی ہیں۔ پس کوئی سمجھدار حضرت مرزا صاحب کے اس الہام پر کہ انت منی وانا منک اعتراض کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا ؎

اصل بات یہ ہے کہ جب دنیا میں جہالت اور تاریکی کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ اسوقت خدا تعالیٰ دنیا کی اصلاح کے لئے ایک کامل انسان مبعوث کرتا ہے۔ جس کے ذریعہ خدا کا جلال اور شان دنیا پر ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ دنیا کو خدا تعالیٰ کے نور کا پتہ مامور اور مرسل کے ذریعہ لگتا ہے۔ اس زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا پس حضرت مرزا صاحب کے اس الہام کا یہ مطلب ہے۔ کہ اے میرے مامور تو مجھ سے ظاہر ہوا اور تیرے ذریعہ دنیا پر میں ظاہر ہوا۔ اس پر نہ کوئی اعتراض پڑ سکتا ہے۔ اور نہ یہ کوئی ایسا امر ہے۔ کہ جو کسی عقلمند اور سمجھدار کی سمجھ میں نہ آ سکے ؎

اگر ہمارے مخالفین حضرت مسیح موعود کے ایسے الہامات اور کشوف پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ تو کبھی ٹھوکر نہ کھائیں۔ لیکن جہالت اور بے علمی کے ساتھ ضد اور عناد نے ملکر ان کی حالت نہایت افسوسناک بنا دی ہے۔ کاش! وہ اب بھی آنکھیں کھولیں۔ اور حقیقت سے آگاہ ہوں ؎

جنگ یورپ کا ایک ہولناک نتیجہ اور اُس کا علاج

ہمعصر روزانہ وکیل نے اپنی اشاعت ۲۴ مارچ میں بعض انگریز مبصرین" کے بیانات کی۔ بنا پر ان ہولناک واقعات کا انکشاف کیا ہے۔ جو بعد از جنگ ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ان نتائج پر بحث کرتے ہوئے ایک انگریز ڈاکٹر میرے بیلی نے اپنے لیکچر میں جو سب سے بڑا جنگ کا خطرناک اور تباہ کن نتیجہ بیان کیا۔ وہ یہ ہے کہ:۔

"نسوانی اطمینان اور تسکین کے بغیر کوئی تمدنی آرام پیدا نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک کبھی عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت بڑھی ہے۔ اس کے نقصانات، فوائد سے بڑھ گئے ہیں۔ قدیم برباد شدہ اصلاح یافتہ میں بھی مرد و عورت کے عدم تناسب کا اثر تمدنی حیثیت سے نمایاں پایا جاتا ہے"

پھر انگلستان کے حالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیان کیا کہ:۔

"موجودہ خود سر لڑکیوں کی اپنے والدین کی نگرانی سے آزادی۔ تادیب اور مجلسی پابندیوں سے رہائی اور سرور حاصل کرنے کے لئے راحت طلب

زندگی۔ یہ تمام باتیں انگلستان کے اخلاقی تنزل کو بڑھانے کا موجب ہیں "

اس میں شک نہیں۔ کہ ڈاکٹر موصوف نے جس خطرہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ بہت اہم اور بالکل درست ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اس کے معایب اور نقصانات سے بچنے کے لئے مدبرین یورپ نے کیا علاج تجویز کیا ہے۔ یہ تو صاف بات ہے۔ کہ جنگ کا لازمی نتیجہ مردوں کی قلت اور عورتوں کی زیادتی ہوتا ہے۔ مگر صرف اتنا معلوم کر لینے سے کہ عورتیں بڑھ گئی ہیں۔ اور ان کی افزائش کے باعث اخلاقی خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کہ ان اخلاقی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے کوئی طریق اختیار نہ کیا جائے۔ لیکن وہ طریق جس سے عورتوں کی کثرت کی مضرت کا علاج ہو سکتا ہے۔ اس کو عیسائی مذہب سخت گناہ اور یورپین قانون سخت جرم قرار دیتا ہے جو یہ ہے۔ کہ عورتوں کو بجائے اس قسم کی حرکات کا مرتکب ہونے دینے کے جن کے باعث وہ اخلاق شکنی کا موجب ہوں۔ اور کئی کئی عورتیں ایک ایک مرد پر مختلف طریقوں سے ڈورے ڈالکر اپنے اخلاق اور شرافت کو تباہ کریں ایک مرد چار تک عورتوں سے ایک وقت میں شادی کر سکے جب مردوں کو آزادی ہو جائیگی۔ کہ وہ چار عورتوں کو اپنی زوجیت میں ایک وقت میں لا سکیں گے۔ اور عورتیں جان لینگی۔ کہ ہم جائز طور پر ایک بیوی کے ہوتے ہوئے ایک مرد کی دوسری اور تیسری اور چوتھی بیوی ہو سکتی ہیں تو پھر ان کو ہرگز یہ ضرورت پیش نہ آئے گی۔ کہ ناجائز طور پر اپنے اخلاق کی خرابی اور قومی تنزل کا موجب ہوں +

پس جب تک یورپ کثرت ازدواج پر عمل نہیں کریگا۔ وہ کبھی ان نقصانات سے بچ نہیں سکتا۔ جو اس مسئلہ کی عدم موجودگی کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں +

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبیست

یہ مسلّمہ قاعدہ ہے کہ عناد انسان کو اندھا کر دیتا ہے اس کا نظارہ ہر روز ہمیں نظر آتا رہتا ہے۔ مخالفین کا قاعدہ ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اتباع کی ہر ایک بات اور ہر ایک کام کو اعتراض کی نظر سے دیکھتے اور اس پر اعتراض کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اگر حضرت مسیح موعود قرآنی معارف بیان فرماتے ہیں۔ تو معترضین کہتے ہیں کہ یہ "سلف" کے خلاف ہیں۔ مفسرین اس بارہ میں خاموش ہیں۔ لیکن اگر ان میں کا کوئی شخص قرآن کی کسی آیت کے ایسے معنے بیان کرے۔ جو ان کے مفید مدعا ہوں خواہ "سلف" نے ان پر کچھ بھی روشنی نہ ڈالی ہو۔ تو اس پر اعتراض کیسا اس کی تعریف میں رطب اللسان ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اہل حدیث جو ہم پر ہمیشہ اس قسم کے اعتراض کیا کرتا ہے اپنی اشاعت ۱۵ مارچ میں مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی کے حالات شائع کرتے ہوئے ایک جگہ لکھا ہے کہ:۔

"حضرت مولانا امام المناظرین (مولوی عبد العزیز صاحب جن کا ذکر ہے ناقل) نے آیۃ کریمہ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون کی جو تفسیر کی ہے۔ اس کی نسبت غالباً مخدومی و مکرمی مولوی نور الحق صاحب وکیل ذکر فرماتے تھے۔ کہ جناب حضرت میاں صاحب (مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی ناقل) موقع پر فرماتے تھے کہ مولوی عبد العزیز نے اس آیت کی تفسیر ایسی کی ہے کہ متقدمین میں سے کسی نے یہ تفسیر نہیں کی۔ اور امام رازی کو بھی نہ سوجھی "

ہم اس بات کو چھوڑ کر کہ مولوی عبد العزیز نے اس آیت کی جو تفسیر کی۔ وہ درست ہے یا غلط۔ یہ دریافت کرتے ہیں کہ اگر قرآن کریم کی کسی آیت کی ایسی تفسیر کرنا جو "متقدمین" سے ثابت نہ ہو۔ گناہ اور جرم ہے۔ جیسا کہ ہمارے کوتاہ اندیش مخالف ہمیشہ کہا کرتے ہیں۔ تو پھر ان کے شیخ الکل نے کیوں اس بات کو روا رکھا۔ لیکن ان کا نہ صرف روا رکھنا بلکہ تعریف کرنا بتلا رہا ہے۔ کہ اس قسم کے اعتراض جو احمدیوں پر کئے جایا کرتے ہیں۔ وہ محض ضد و تعصب کی وجہ سے ہوتے ہیں +

ایک فرض شناس افسر کا تنزل

ہمارے ناظرین کو واقعہ کٹارپور فراموش نہ ہوا ہوگا جبکہ عید اضحیٰ کے موقع پر قربانی گائے کا ارادہ کرنے کی وجہ سے غریب مسلمان زندہ نذر آتش کر دیئے گئے تھے۔ اس اندوہناک واقعہ کی سرکاری طور پر تحقیقات ہوئی اس میں جو لوگ بے قصور ثابت ہوئے۔ ان کو بری کر دیا گیا۔ جو مجرم ثابت ہوئے۔ وہ اپنے اپنے جرم کی نوعیت کے لحاظ سے مستوجب سزا ٹھہرائے گئے۔ کچھ پھانسی چڑھا دئے گئے۔ اور کچھ قید کر دئے گئے۔ لیکن ایک افسوسناک واقعہ یہ تھا۔ کہ مسٹر گنگا رام سب ڈویژنل افسر کٹارپور جو ہنگامہ کے وقت مسلح پولیس کے ساتھ موقعہ واردات پر موجود تھے۔ اور انہوں نے کچھ بھی اپنی فرض شناسی سے کام نہ لیا تھا نہ پولیس کو اجازت دی۔ کہ وہ جیرہ دستوں اور ظالم وحشیوں کو ظلم کیشی سے باز رکھے۔ اور نہ خود کوئی انتظام کیا۔ ان کو سرکار نے یہ سزا دی ہے کہ ان کے عہدہ اور تنخواہ میں تنزل کر دیا ہے۔ پہلے ان کو چھ سو ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ مگر اب ڈھائی سو روپیہ ماہوار تنخواہ ملیگی۔ ہمارے خیال میں تو مذکورۃ الصدر افسر اس واقعہ کے بعد اس قابل نہیں رہے تھے۔ کہ کسی ذمہ داری کے کام پر رکھے جائیں۔ لیکن سرکار نے جو کچھ کیا ہے ہم اس کو واجبی سزا خیال کرتے ہیں۔ اور صاف کہتے ہیں۔ کہ سرکاری عہدہ دار خواہ وہ مسلمان ہو یا ہندو یا عیسائی یا انگریز۔ بہر حال کسی مذہب یا قوم یا ملک کے بھی ہوں۔ اگر وہ اپنے فرض کو کما حقہ ادا نہ کریں۔ بلکہ اُلٹے پبلک کے جان و مال۔ عزت و آبرو کی بربادی کا باعث بنیں تو ان کے ساتھ نہ سرکار کو کسی قسم کی رعایت کرنی چاہیئے۔ اور نہ لوگوں کو ان سے کوئی ہمدردی رکھنی چاہیئے۔ لیکن افسوس کہ ایک طرف تو ہندو مسلمانوں کے اتحاد پر زور دیا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف اپنی قوم اور مذہب کے ممبروں کی بے جا پاسداری کی جاتی ہے۔ جیسا کہ مسٹر گنگا رام صاحب کے متعلق آریہ اور ہندو اخباروں کی روش سے ظاہر ہے۔ جب تک اس نقص کو دور نہ کیا جائے گا۔ اس وقت تک اتحاد و اتفاق کا پیدا ہونا محض وہم و خیال ہی ہے +

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے متعلق اعلان

ایک نہایت عمدہ موقعہ

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگرچہ چند روز سے میں عارضی طور پر مدرسہ میں بطور ہیڈ ماسٹر کام کر رہا ہوں۔ مگر یکم اپریل ۱۹۲۰ء سے جو مدرسہ کا جماعت بندی کے لحاظ سے نیا سال ہے۔ غالباً خاکسار کو ہی اس خدمت کا شرف بخشا جائے گا۔ اس واسطے احباب کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ اگر وہ ایسے شخص سے جو قوم کے عزیز بچوں کو ہر طرح سے اپنے ہی بچے سمجھکر ان کی تربیت کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گا۔ ان کی ذہنی جسمانی اخلاقی۔ روحانی ترقی کے لئے کماحقہ توجہ سے کام لیگا احمدی احباب خدمت لینا چاہیں۔ تو یہ ایک نہایت عمدہ موقعہ ہے۔ اپنی اولاد کو قادیان بھیجکر دین و دنیا کے علوم سے مستفید کرائیں۔ خاکسار کی توجہ کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا درس و دعائیں اور دیگر بزرگان ملت کی صحبت صالحہ و وعظ و نصیحت یہ ایسی نعمت غیر مترقبہ ہیں۔ جو آج روئے زمین پر سوائے اس ارض حرم کے کہیں میسر نہیں۔ وہ کون مہربان باپ ہوگا۔ جو اپنی اولاد کو دین و دنیا کے تعلیمی زیور سے مزین نہ کرنا چاہتا ہو اور آج ان ہر دو اغراض کو صرف قادیان کی ارض مقدس ہی پورا کر سکتی ہے۔

کسی قوم کی ترقی۔ کسی ملک کا تمدن۔ کسی سلطنت کی بہبودی۔ اس کی بڑھنے والی نسلوں کی تعلیم و تربیت سے وابستہ ہے۔ جیسی تعلیم و تربیت ہوگی۔ ویسے اس کے افراد اس قوم یا ملک کے واسطے باعث فخر ہونگے سب جانتے ہیں کہ نوخیز پودہ جس طرف کو جھک جائیگا ہمیشہ اسی طرف کا ہو رہے گا۔ انگلستان نے حال ہی میں اس مسئلہ پر خوب غور کیا ہے۔ اور آنے والی نسلوں کی عمدہ تعلیم و تربیت پر اپنی آئندہ طاقت کا انحصار ٹھیرایا ہے۔ پنجاب میں بھی آخر لازمی تعلیم کا بل پاس ہو گیا۔ اور جگہ بجگہ سکول جاری ہو گئے اور ہو رہے ہیں ما احمدی احباب کو جنہیں خدا نے آخرین منہم کا تمغہ دیکر ایک عظیم الشان فرض کا بار ان کے کندھوں پر رکھا ہے۔ جس قوم نے تمام دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ کیا وہ اپنے ادائگی فرض میں کسی قسم کی کوتاہی کر سکتے ہیں؟ خدارا ہم اس پر غور کریں۔ کہ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنی اولاد کو ایسی تعلیم و تربیت دیں۔ جو ان کی دین و دنیا کی بہتری کا موجب ہو۔ اور جس کے کام اپنے والدین کے لئے ٹھنڈک کا موجب اور قوم کے لئے باعث فخر ہوں۔

دوستو! یہ سچ ہے۔ کہ اسوقت دنیا میں سکولوں کی کمی نہیں ہے۔ مگر دار الامان قادیان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے ارشاد مبارک سے قائم کیا ہوا تعلیم الاسلام ہائی سکول تمام روئے زمین میں صرف ایک ہی ہے۔ مبارک ہیں وہ والدین جو اپنے بچوں کو اس مایہ ناز سکول میں بھیجتے ہیں اور ڈبل مبارک ہیں وہ بچے۔ جو اس پاک سکول میں دین و دنیا کی تعلیم سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ جو ایک طرف سے تو بچوں کو زہریلے اثر سے محفوظ رکھتی ہے۔ دوسری طرف ان کے دلوں پر اسلام کی حقانیت کا نقش ڈالتی ہے اور ان کے اندر اسلام کیواسطے خاص جذبہ پیدا کرتی ہے۔ اور وہ ہر وقت حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات لیکچروں اور درس قرآن شریف سے مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ بچپن کی عمر میں ہر طرف سے نیک باتوں کا کان میں پڑنا نقش فی الحجر کا کام دیتا ہے۔ اب وقت ہے۔ کہ آپ اپنے پیارے بچوں کو یہاں تعلیم کیواسطے بھیجیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کو یہ ہمیشہ سے فخر رہا ہے۔ کہ یہاں کے تعلیم یافتہ بچے خدا پرست ہوتے ہیں۔ اور دین و دنیا کے علوم سے مالا مال۔ اب آئندہ کیلئے خصوصیت سے اس بات پر زور دیا جائیگا کہ اس سکول میں تعلیم پانیوالے بچے اپنی پاک سیرت کیوجہ سے اوروں کے لئے نمونہ کا کام دیں۔

بورڈنگ ہوس کے انتظام کی طرف بھی میں خصوصیت سے توجہ کر رہا ہوں۔ اور سب بچوں کو اپنے بچوں کی طرح رکھنے کی کوشش کروں گا۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ بورڈنگ کے انتظام میں معزز والدین اور گارڈین کی امداد کی ضرورت ہے اول تو بورڈرز کا خرچ ماہواری باقاعدہ آنا چاہیئے۔ نیز اگر ان کا جیب خرچ بورڈنگ کی معرفت ان کو ملے۔ تو بہت سی بد عادتوں کے پڑنے اور بڑھنے کا سدباب ہو سکتا ہے۔ ان کے بارے میں کسی قسم کی شکایت ہو تو براہ راست خاکسار کو تحریر فرمائیں جس کا حتی المقدور انشاء اللہ تعالیٰ فوراً تدارک کیا جائیگا

افسوس ہے کہ خرچ خوراک بورڈنگ بوجہ گرانی اشیاء خوردنی زیادہ ہو گیا ہے۔ بعض دفعہ آٹھ دس روپیہ تک پہنچ جاتا ہے تو بھی حالات زمانہ کا اندازہ کر کے یہ فی الحقیقت زیادہ نہیں فیس مدرسہ فیس بورڈنگ اور متفرق خرچ ڈال کر مثلاً خرچ سٹیشنری۔ دھوبی۔ حجام وغیرہ ۱۵ ماہواری خرچ میں طالب علم اچھی طرح سے گذارہ کر سکتا ہے۔ اس سے کم پر بھی بچے گذارہ کر رہے ہیں۔ چھوٹی جماعتوں میں ۱۲ تک گذارہ ہو جاتا ہے اس اندازہ سے ماہواری خرچ پیشگی ہو پہنچ جاوے۔ تو انتظام میں بہت سہولت ہو سکتی ہے۔

ہمارے اس سکول میں دینی و دنیوی تعلیم کے علاوہ بچوں کی جسمانی صحت کا بھی خصوصیت سے خیال رکھا جاتا ہے۔ اسبارے میں جو آسانیاں یہاں کے بچوں کو حاصل ہیں۔ کہیں میسر نہیں ہو سکتیں۔ غرضکہ آج روئے زمین پر بفضل ایزدی ہمارے اس قابل فخر سکول سے بڑھکر اور کوئی سکول نظر نہیں آئے گا۔ وہ والدین قابل رشک ہیں۔ جن کے بچے اس درس گاہ میں پڑھتے ہیں۔ احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ فوراً اپنے لڑکوں کو اس سکول میں پڑھنے کے لئے بھیجدیں۔ جس سے ان کے لڑکے علاوہ رواجی تعلیم کے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے درس اور پاک خطبوں اور دعاؤں سے مستفیض ہو کر والدین اور قوم کے لئے قابل فخر بن سکیں۔ یکم اپریل کو نئی جماعت بندی ہوگی۔ اور بعدہ فوراً باقاعدہ تعلیم شروع ہو جائیگی تاخیر موجب ہرج تعلیم ہوگی۔ احمدی احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ علاوہ اپنے بچوں کے دوسرے احباب کو بھی ترغیب دیکر ان کے بچوں کو بھی بہت جلد سکول میں بھیجیں بعض جماعتوں کا داخلہ ۱۵ - اپریل کے بعد بند ہو جائیگا

تمام خط و کتابت بنام ہیڈ ماسٹر ہو۔ والسلام

خاکسار قاضی عبد اللہ عفا اللہ عنہ بی - اے - بی ٹی

ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان دار الامان

باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مُسلمان ہونے پر سکھوں سے مُباحثہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

شیخ محمد یوسف صاحب کی تقریر

سکھ مناظر بھائی گنگا سنگھ صاحب کے جواب میں شیخ محمد یوسف صاحب نے کہا۔ بھائی صاحب نے حج کے متعلق جو بات بیان کی ہے۔ وہ نہایت ہی عجیب و غریب ہے۔ فرماتے ہیں۔ باوا صاحب جب مکہ گئے۔ اور محراب کی طرف پاؤں کر کے سو گئے تو ایک شخص جیون نے ان کے پاؤں ادھر سے ہٹا کر دوسری طرف کر دئے۔ اسپر مکہ بھی ادھر ہی پھر گیا۔ اور باوا صاحب کے پاؤں کی طرف چلا گیا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ بھائی صاحب کو اتنا بھی پتہ نہیں ہے۔ کہ مکہ میں نماز پڑھنے کے لئے کوئی ایک سمت مقرر نہیں ہے۔ بلکہ چاروں طرف کھڑے ہو کر نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ اس قسم کے خلاف واقعہ قصے گھڑنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہمارے سکھ دوستوں نے چاہا۔ اور کوشش کی۔ کہ باوا صاحب کے اسلام کو چھپائیں لیکن کامیاب نہیں ہو سکے۔

پھر دیکھئے لکھا ہے۔ اور بھائی گنگا سنگھ نے پڑھ کر سنایا ہے۔ کہ مکہ میں ایک شخص جیون تھا۔ جس نے باوا صاحب کے پاؤں دوسری طرف کئے تھے۔ غضب خدا کا ہندی نام مکہ میں رہنے والے شخص کا ... ہے۔ جیون مل نہیں کہدیا گیا۔ اس نام کی بجائے کوئی اور نام رکھا جا سکتا تھا۔ اور اسی کا مترادف عربی میں یحیٰی نام موجود ہے۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ دکھانا تھا۔ کہ اس کتاب میں بعد میں الحاق کیا گیا۔ اس لئے ایسا نام لکھوا دیا۔ جو عربی نہیں۔ بلکہ ہندی ہے۔ اور یہ قطعاً ناممکن ہے کہ کسی عرب کا نام ہندی ہو۔

پھر بھائی صاحب نے کیسے مزے کی بات بیان کی ہے کہ نماز سے مراد وہ ظاہری نماز نہیں۔ جو مسلمان پڑھتے ہیں بلکہ دل کی نماز ہے۔ مگر جو شلوک میں نے پیش کیا ہے۔ اس میں تو پانچ وقت لکھے ہیں ٭

اس موقعہ پر شیخصاحب نے ان شلوکوں کو پھر دُہرایا۔ جو نماز کے متعلق ان کی پہلی تقریر میں درج ہو چکے ہیں۔ اور پوچھا۔ کہ ان میں تو صاف پانچ وقت۔ وضو۔ مسیت (مسجد) کے الفاظ آئے ہیں۔ اور چل کر مسجد میں جانے کے لئے کہا گیا ہے اس سے کیا مراد لی جائیگی ٭

پھر اگر نماز کے وہ معنی نہیں جو ان الفاظ سے ظاہر ہیں۔ تو اس شلوک کا کیا مطلب گھڑا جائے گا کہ :-

تیہے حرف قرآن دے تیہے سپارے کیں
تس وچ بند نصیحتاں سُنکر کرو یقین

بھائی صاحب نے کہا۔ کہ باوا صاحب جہاں جاتے تھے وہاں کے مطابق کپڑے پہن لیتے تھے۔ تاکہ لوگ دُکھ نہ دیں اور اسی لئے وہ عرب کو جاتے وقت نیلے کپڑے پہن کر قرآن بغل میں۔ عصا ہاتھ میں اور مُصلّیٰ کوزہ ساتھ لے کر گئے۔ مگر میں پوچھتا ہوں۔ جب باوا صاحب ہردوار گئے۔ اور وہاں کے پانڈوں نے انھیں نکال دیا۔ اسوقت ان کا کیا لباس تھا۔ کیا انھوں نے تلک لگایا تھا۔ اور گلے میں جنیئو ڈالا ہوا تھا ٭

بھائی صاحب نے شیطان کا ذکر کرتے ہوئے اسلام پر چوٹ کی ہے۔ لیکن آئیے میں دکھاؤں کہ سکھ مذہب کا اس کے متعلق کیا عقیدہ ہے۔

گرنتھ صاحب بھروار جیتسری محلہ ۵ میں لکھا ہے۔

کام کرودھ۔ ہنکار پھریں دیوانیاں
بن پورے گورو دیو پھریں شیطانیاں

پورے گورو کے سوا جو لوگ شہوت۔ غصہ اور تکبر میں گھرے ہوتے ہیں وہ شیطان کے قبضہ میں ہوتے ہیں۔

اور لیجئے۔ جنم ساکھی کے صفحہ ۱۴۷ پر لکھا ہے۔

توریت۔ زبور۔ انجیل ترے پڑھ سن ڈٹھے وید
الہی قرآن کتاب کل یگ میں پروار

مطلب یہ کہ توریت۔ زبور۔ انجیل اور وید کو پڑھ پڑھا کر سُن لیا۔ اس کل یگ میں اگر کوئی کتاب گناہوں سے بچا سکتی ہے۔ تو وہ قرآن ہی ہے۔

پھر جنم ساکھی کے صفحہ ۱۴۹ پر لکھا ہے۔

کھاون قسم قرآن دی کارن دنی حرام
آتش اندر سڑسن آکھے نبی کلام

کہ جو لوگ قرآن کی جھوٹی قسم کھاتے ہیں وہ آگ میں جلیں گے میں نے جو یہ شلوک پیش کیا تھا کہ :-

یتہہ کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائی

اس کے متعلق بھائی گنگا سنگھ صاحب۔ کہتے ہیں کہ جو لوگ تیس روزے رکھتے اور پنج نمازیں پڑھتے ہیں۔ ان کا نام شیطان اچھے لوگوں کی فہرست سے کاٹ دیتا ہے مگر میں کہتا ہوں۔ اگر اس کا یہ مطلب ہے۔ تو کیا اس کے ساتھ ہی اک کرتار یعنے ایک خدا کے ماننے کی وجہ سے بھی شیطان نام کاٹ دیتا ہے۔ اس صورت میں سکھ صاحبان بھی شیطان کے پنجے سے نہیں نکل سکتے ٭

بھائی گنگا سنگھ صاحب کی تقریر

شیخصاحب نے اس شلوک پر بہت زور دیا ہے کہ :-

تیہے حرف قرآن دے تیہے سپارے کیں
تس وچ بند نصیحتاں سن کرو یقین

لیکن اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ قرآن پکار تو بہت کرتا ہے۔ مگر کچھ کی تسلی نہیں کر سکتا ٭

شیخ صاحب نے کہا ہے کہ اگر نماز سے مراد وہ نماز نہیں جو مسلمان پڑھتے ہیں۔ تو پھر پانچ وقت سے کیا مراد ہے اس کے لئے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر ایک کام علیحدہ علیحدہ وقت میں ہوتا ہے۔ مثلاً جس وقت سچ بولنے کا وقت ہوگا اس وقت سچ بولا جائیگا۔ جس وقت حلال کھانے کا وقت ہوگا اس وقت حق حلال کھایا جائیگا۔ ... اس لئے وقت کا لفظ رکھا گیا

شیخ صاحب نے جو یہ شلوک پیش کیا ہے:-

رہی قرآن کتاب کل یگ میں پروار

اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ یہ گناہوں اور پاپوں کا زمانہ ہے اسوقت قرآن جیسی کتاب آگئی ہے۔ یعنی جیسا زمانہ خراب ہے ویسی ہی کتاب ہے ٭

شیخ صاحب نے تیس سپارے والا کوئی حوالہ پڑھا ہے اس کو میں چھوڑتا ہوں۔ اور ان سے پوچھتا ہوں۔ کہ اگر گورو نانک مسلمان ہوا تھا۔ تو اس نے اپنی شادی ہندوؤں میں کیوں کی۔ اگر کہو شادی کے بعد مسلمان ہوئے تھے تو انہوں نے اپنے لڑکوں کے ہندوانہ نام کیوں رکھے اگر کہو ان کے نام رکھنے کے بعد مسلمان ہوئے تھے تو ان کی شادی ہندوؤں میں کیوں کی گئی۔ اور پھر ان کو گورو صاحب کی گدی کیوں ملی۔

شیخ صاحب کہتے ہیں۔ کہ جیون پنجابی نام ہے عربی نہیں۔ لیکن جس طرح پنجابی میں کسی کا نام قائم دین ہو تو اسے قیما کہا جاتا ہے۔ اسی طرح کا یہ نام ہے۔ اور جیون چونکہ مینیل سٹاف (چپراسی۔ جاروب کش وغیرہ) سے تھا۔ اسلئے بطور حقارت اس کا نام عربی کی بجائے پنجابی میں لیا گیا۔ پنجابی چونکہ عربوں کو اچھی نظر سے نہ دیکھتے تھے۔ بلکہ حقیر سمجھتے تھے۔ اس لئے ممکن ہے کہ اس کا نام جمال الدین ہو۔ اور تحقیر کے طور پر جیون کہا گیا ہو۔ یا ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی پنجابی وہاں گیا ہو اور وہیں رہ گیا ہو ٭

شیخ صاحب نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ جنم ساکھی میں جو یہ لکھا ہے۔ کہ مکہ پھر گیا۔ یہ بعید از عقل بات ہے میں کہتا ہوں۔ یہ اگر بعید از عقل ہے۔ تو پھر انھوں نے اپنے دعویٰ کی بنیاد اس کتاب پر کیوں رکھی ہے۔ جس میں ایسی باتیں پائی جاتی ہیں۔ پھر ممکن ہے ایسا ہی ہو کہ مکہ چاروں طرف ہو۔ لیکن نماز پڑھتے وقت کسی ایک ہی طرف منہ کرتے ہونگے ٭

شیخ صاحب کی تقریر

بھائی صاحب نے جو یہ حوالہ پیش کیا ہے۔ کہ قرآن [illegible] پڑھتے ہیں مگر فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اسکے ساتھ [illegible] یہ بھی ہے۔ [illegible] فائدہ نہیں اٹھاتے جو شیطان کے گمراہ کئے ہوئے ہیں ٭

بھائی صاحب نے باوا صاحب کے مکہ جانے کے متعلق ان باتوں سے تو اتفاق کر لیا ہے کہ نیلے کپڑے پہن کر گئے تھے۔ مصلےٰ کوزہ اور عصا ان کے پاس تھا۔ مگر جیون کے متعلق کہتے۔ کہ جس طرح پنجاب میں کسی کا نام قائم دین ہوتا ہے۔ تو اسے قیما کہا جاتا ہے۔ اسی طرح ممکن ہے۔ اس کا کوئی اور نام ہو۔ اور جیون کہا گیا ہو۔ مگر میرے دوست مکہ پنجاب میں نہیں بلکہ عرب میں ہے۔ اور عرب میں ہندی نام نہیں رکھے جاتے ٭

میرا دوست ان حوالوں کی طرف نہیں آتا۔ جو میں بار بار پیش کرتا ہوں۔ معلوم نہیں کیا وجہ ہے۔ ایک اور لیجئے۔

بھائی صاحب کہتے ہیں کہ گرنتھ صاحب میں جو کچھ لکھا ہو۔ وہی ماننا چاہیئے۔ اور بھگت کبیر کے شلوک کو انھوں نے بڑے شد و مد سے پیش کیا ہے میں بھی انہی کا ایک شلوک پیش کرتا ہوں۔ کہتے ہیں۔

چاہے لانبے کیس رکھ چاہے کھرڑ منڈائے

یعنے چاہے سر پر لمبے کیس رکھو اور چاہے منڈا دو۔ ایک ہی بات ہے۔

بھائی صاحب نے جن سوالوں کا کوئی جواب نہ دیا تھا۔ ان کو پھر پیش کیا گیا۔ اور اس کے بعد کہا گیا کہ بھائی صاحب کہتے ہیں۔ اگر باوا صاحب مسلمان تھے تو انہوں نے ہندوؤں کے ہاں شادی کیوں کی۔ مگر انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ کسی کا مسلمان ہونا شادی پر منحصر نہیں ہے۔ بلکہ اس کے اقوال اور اعمال پر ہے بچوں کے نام رکھنے کے متعلق بھائی صاحب گرنتھ صاحب سے یا جنم ساکھی سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ باوا صاحب نے رکھے ہیں ٭

اب میں باوا صاحب کے مسلمان ہونے کے متعلق ایک اور بات پیش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ اسی ضلع میں ایک جگہ گورو ہر سہائے ہے۔ وہاں سکھوں کے پاس باوا صاحب کی ایک پوتھی ہے۔ جس کو بڑا متبرک سمجھا جاتا ہے۔ اس کو جب کھول کر دیکھا گیا۔ تو قرآن نکلا چنانچہ اب تک وہاں قرآن رکھا ہے ٭

پھر جب باوا صاحب فوت ہوئے۔ تو ان کے پٹھان مرید آئے۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم انہیں دفن کرینگے یہ مسلمان ہیں۔ اسوقت کسی نے انکار نہیں کیا کہ باوا صاحب مسلمان نہیں ہیں ٭

بھائی گنگا سنگھ صاحب کی تقریر

پہلی خوشخبری تو شیخ صاحب نے یہ سنائی ہے۔ کہ جو لوگ شیطان کے بہکائے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کو قرآن کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ میں کہتا ہوں اگر ان کو قرآن کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ تو پھر کس کام کا۔ جو پہلے ہی اچھے لوگ ہیں۔ ان کو قرآن کی ضرورت ہی نہیں اور جو برے ہیں۔ ان کو قرآن برائیوں سے چھڑا نہیں سکتا ٭

اب شیخ صاحب نے بھائی گورداس جی کے حوالے بھی پیش کرنے شروع کر دئے ہیں۔ جن کو میں چھوڑتا ہوں۔

شیخ صاحب کہتے ہیں۔ جیون عربی لفظ نہیں۔ مگر یہ تو خیال ہے کہ جنم ساکھی پنجابی میں ہے۔ عربی میں نہیں ہے کہ اس میں عربی کے الفاظ رکھے جاتے۔ بس یہ زور دینا ٹھیک نہیں کہ جیون پنجابی لفظ ہے۔ کیونکہ بندہ پرور جنم ساکھی بھی عربی نہیں پنجابی ہے ٭

شیخ صاحب گورو نانک صاحب کا بار بار مسلمان ہونا پیش کرتے ہیں۔ لیکن دیکھئے گورو صاحب مسلمانوں کے عقیدوں پر ہندوؤں کے عقیدوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ چنانچہ مردے کو دفن کرنے کی بجائے جلانا پسند کرتے ہیں ٭

چاہے لانبے کیس رکھ چاہے کھرڑ منڈائے

یہ گرنتھ صاحب کا شلوک ہے۔ اور ہم اس کے قائل ہیں۔ مگر یہ ان سادھوؤں کو کہا گیا ہے۔ جو یا تو لمبے لمبے کیس رکھتے ہیں یا بالکل منڈا دیتے ہیں ٭

شیخ صاحب کی تقریر

بھائی صاحب کہتے ہیں۔ جو کتاب ان لوگوں کو نجات نہیں دیسکتی جن پر شیطان کا قبضہ ہوتا ہے۔ اس کا کیا فائدہ؟ مگر شاید انھوں نے غور نہیں کیا۔ باوا نانک صاحب یہ خود فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو شیطان کے قبضہ میں ہیں۔ ان کو قرآن کوئی فائدہ نہیں پہونچاتا۔ جیسا کہ فرماتے ہیں۔ وہ لوگ جو شیطان

کے قبضہ میں ہیں۔ ان پر گورو کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اسی طرح قرآن کے متعلق کہتے ہیں ؛

بھائی صاحب کہتے ہیں۔ جیون ترجمہ کر کے پنجابی میں لکھ دیا گیا ہے۔ کیونکہ جنم ساکھی پنجابی میں ہے۔ عربی میں نہیں ہے۔ اگر کوئی ان کے لٹریچر سے واقف ہوتا تو ان کی بات میں آ جاتا۔ لیکن یہاں ان کی دال نہیں گل سکتی۔ دیکھئے جہاں جیون کا لفظ ہے۔ وہیں قاضی رکن دین کے الفاظ موجود ہیں۔ ان کا کیوں نہ پنجابی ترجمہ کر دیا گیا پھر عصا کونسا پنجابی لفظ ہے۔ کتاب کوزہ مُصلیٰ کونسے پنجابی الفاظ ہیں۔ پس جب اتنے عربی الفاظ ایک جگہ لکھ دئے گئے۔ تو پھر کسی عربی لفظ کا جیون ترجمہ کرنے کی کیا ضرورت تھی ؛

بھائی صاحب نے کہا ہے کہ باوا صاحب دفن کرنے کی نسبت جلانے کو پسند کرتے تھے۔ اس کے متعلق میں انھیں کا عقیدہ پیش کرتا ہوں۔ گرنتھ صاحب میں فرماتے ہیں :-

دنیا مقام فانی۔ تحقیق دل دانی
مم سر مو عزرائیل گرفتہ دل ہیچ ندانی
زن پسر پدر برادران کس نیست دستگیر
آخر بیفتم کس ندارد چوں شود تجبیر

اب بتائیے۔ عزرائیل کے جان قبض کرنے کا عقیدہ کن لوگوں کا ہے۔ اور تجبیر جنازہ کس وقت پڑھی جاتی ہے جلانے کے وقت یا دفن کرنے کے وقت ؛

پھر جنم ساکھی صفحہ ۲۲۶ پر لکھا ہے۔

دزع پوتر دھرتری جو دھرتی ہوئی سمائی
تاں کے نکٹ نہ آوسی دوزخ سندی بہائے

باوا صاحب کہتے ہیں جو لوگ دزع سے پاک ہو کر قبر میں جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک دوزخ کی ہوا نہیں آتی ؛

بھائی گنگا سنگھ صاحب کی تقریر

شیطان کے متعلق گورو نانک صاحب نے تو یہ کہا ہے کہ جن کو گورو پورے نہیں ملتے وہ شیطان کے قبضہ میں ہوتے ہیں ؛

قاضی رکن دین کا نام نہ بدلنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ بڑی پوزیشن کا آدمی تھا۔ لیکن جیون اعرابی تھا۔ اس لئے اس کی ہتک کے لئے اس کا اس طرح نام لیا گیا۔ باقی لفظ چونکہ عام ہیں۔ اس لئے وہی رکھے گئے۔ اب میں اور اعتراضوں کو چھوڑتا ہوں۔ اور شیخ صاحب سے صرف یہ پوچھتا ہوں کہ گورو نانک نے جو تیسرا مذہب چلایا۔ وہ کیوں چلایا۔ اگر مسلمان تھے۔ اس کے جواب کے لئے میں اپنا وقت بھی شیخ صاحب کو دیتا ہوں ؛

شیخ صاحب کی تقریر

بھائی گنگا سنگھ صاحب نے کہا ہے کہ رکن دین کی چونکہ پوزیشن بڑی تھی۔ اس لئے اس کے نام کا پنجابی میں ترجمہ نہ کیا گیا۔ لیکن جیون معمولی آدمی تھا۔ اس لئے اس کا نام اس طرح لیا گیا۔ مگر تعجب ہے۔ کہ بھائی صاحب کو اپنے لٹریچر کی بھی واقفیت نہیں۔ جنم ساکھی کے صفحہ ۱۳۲ میں لکھا ہے :-

تاں بابے نانک جی آکھیا کہ ملاں جیون ایس
شہر دا محرم خدائی ہے۔ اور یہ مکہ مدینہ
آد جگا دوا تیرتھ ہے۔

مطلب یہ کہ باوا صاحب نے کہا۔ کہ ملاں جیون مکہ شہر کا محرم خدائی ہے۔ یعنی عارف باللہ ہے۔ اور مکہ مدینہ آد جگاد کا تیرتھ یعنے سب سے پہلا خدا کا گھر ہے ؛

بھائی صاحب کہتے ہیں کہ میں بار بار ان حوالوں کو کیوں پیش کرتا ہوں۔ مگر جب تک مجھے ان کا جواب نہ دیا جائے گا۔ میں ان کو پیش کرتا رہونگا ؛

اس موقعہ پر پھر گذشتہ حوالے پیش کئے گئے اور اخیر میں کہا۔ کہ بھائی صاحب کہتے ہیں باوا صاحب نے کوئی تیسرا مذہب نکالا ہے۔ اس کے متعلق میں پوچھتا ہوں۔ کہ جیسا کہ باوا صاحب فرماتے ہیں :-

پ بدعت کو دُور کر قدیم شریعت راکھ
نیول چل اگے سب دے منڈا کسے نہ آکھ

وہ کونسی نئی شریعت ہے۔ جو باوا صاحب نے پیش کی ہے۔ انھوں نے کہاں یہ بتایا ہے کہ فلاں عورت سے شادی کرنی چاہیئے۔ اور فلاں سے نہیں۔ فلاں کام کے متعلق یہ حکم ہے۔ اور فلاں کے متعلق یہ۔ حکام سے اس طرح تعلقات رکھنے چاہئیں۔ اور خود حاکم ہو کر رعایا سے اس طرح۔ اسی قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں۔ جن کے لئے شریعت کے احکام کی ضرورت ہے۔ پس اگر باوا صاحب نے کوئی تیسرا مذہب نکالا تھا۔ تو اس کے لئے کونسی شریعت بنائی تھی ؛

بھائی گنگا سنگھ صاحب کی تقریر

اس کے جواب میں بھائی صاحب نے جو تقریر کی۔ وہ آخری تقریر تھی۔ اس میں انھوں نے بجائے کسی سوال کا جواب دینے کے اسلام پر اعتراض کرنے چاہے۔ جس سے پریزیڈنٹ صاحب نے روک دیا۔ کہ یہ اعتراض کرنے کا وقت نہیں ہے۔ اور طے شدہ شرائط کے رُد سے آپ کوئی ایسا حوالہ پیش نہیں کر سکتے۔ جو پہلے پیش نہیں ہوا۔ اس طرف سے روک دئے جانے کے بعد بھائی صاحب نے اعتراضات کا جواب دینے کی بجائے سکھ مذہب کو قبول کرنے کی اپیل شروع کر دی۔ اور اسی میں اپنا وقت ختم کر دیا۔ پس پر مباحثہ کی کارروائی ختم ہو گئی ؛

اخیر میں پریزیڈنٹ صاحب نے جلسہ کو برخواست کرتے ہوئے سامعین کی طرف سے دونوں لیکچراروں کا شکریہ ادا کیا۔ اور سکھ صاحبان کی طرف سے شکریہ ادا کیا گیا۔ اور جلسہ برخاست ہو گیا ؛

یہ روئداد کسی قدر زائد چھپوائی گئی ہے۔ احباب سکھوں میں تقسیم کرنے کے لئے ارزاں ٹریکٹ کے حساب دو روپیہ ایک روپیہ کے ۲۰ عدد منیجر الفضل سے منگوالیں۔ بہت کم تعداد ہے۔ یہ حوالے ایسے مستند اور قطعی ہیں کہ سکھوں کا مناق قائم مقام

فہرست نو مبایعین

یہ نمبر شمار جنوری سنہ ۱۹۲۰ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان میں آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اسوقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں لگگئی۔ پھر بعض دفعہ بیعت کرنیوالوں کے نام مہتمم ڈاک کی فہرست سے بھی کسی نہ کسی باعث سے رہجاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جسقدر نام مہیا ہوسکتے ہیں۔ ان کو شایع کردیا جاتاہے۔ اور انہی کا یہ نمبر شمار ہے۔

(ایڈیٹر)

بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء

۱- محمد اکبر صاحب ضلع ہزارہ
۲- عزیز بیگم " لاہور
۳- شہاب الدین صاحب " فیروزپور
۴- مستری نور احمد صاحب " انبالہ
۵- مستری رحیم اللہ صاحب " "
۶- مستری محمد صدیق صاحب " "
۷- نظام الدین صاحب " جالندھر
۸- عبد اللہ صاحب " "
۹- فضل الدین صاحب " جہلم
۱۰- عبد المجید صاحب "
۱۱- محمد دین صاحب " "
۱۲- حافظ محمد الدین صاحب " گجرات
۱۳- قائم الدین صاحب " لاہور
۱۴- غلام نبی صاحب " ہوشیارپور
۱۵- حکیم فتح محمد صاحب " "
۱۶- اہلیہ فتح دین صاحب " گورداسپور
۱۷- راج بی بی " شاہپور
۱۸- نیاز بی بی " "
۱۹- نبا بی بی " "

۲۰- شیخ زین محمد صاحب ضلع راولپنڈی
۲۱- زینب بی بی - فتحگڑھ سندھ
۲۲- برکت بی بی " "
۲۳- چوہڑ صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۴- بیگم بی بی " کپورتھلہ
۲۵- اللہ دتہ صاحب " گجرات
۲۶- بابو محمد عمر صاحب بریلی
۲۷- اہلیہ صاحب " " "
۲۸- محمد عثمان صاحب " "
۲۹- محمد فاروق صاحب " "
۳۰- عزیز بانو " "
۳۱- شیخ غلام جیلانی صاحب " "
۳۲- اہلیہ صاحب " " "
۳۳- عبد الرحمن صاحب مالابار
۳۴- رحیم بخش صاحب راولپنڈی
۳۵- فخر الدین صاحب مالابار
۳۶- محی الدین صاحب "
۳۷- فاطمہ "
۳۸- آمنہ "

۳۹- خدیجہ مالابار
۴۰- فاطمہ ثانی "
۴۱- محی الدین ثانی "
۴۲- اے ڈروس "
۴۳- مریم "
۴۴- خان محمد صاحب ملتان
۴۵- قادر بخش صاحب "
۴۶- امیر علی شاہ صاحب بیلی بھیت
۴۷- عبد المجید صاحب - جہلم
۴۸- شیخ فضل حق صاحب "
۴۹- چودھری لال دین صاحب ضلع گورداسپور
۵۰- سوہنا " "
۵۱- نظام الدین صاحب " "
۵۲- مولوی محمد دین صاحب " "
۵۳- ابراہیم صاحب " "
۵۴- محمد بخش صاحب " "
۵۵- محمد صاحب " "
۵۶- کرم بخش صاحب " "
۵۷- عمرا صاحب " "
۵۸- حسن علی صاحب " "
۵۹- حکیم کفایت حسین خان صاحب شاہجہانپور
۶۰- غلام محمد صاحب ضلع جہلم
۶۱- پیر بخش صاحب " "
۶۲- سیٹھ سید محمد سعید صاحب حیدرآباد دکن
۶۳- بلندا صاحب ضلع گورداسپور
۶۴- رحیم بخش صاحب " "
۶۵- نبیں محمد صاحب " جالندھر
۶۶- ہراسہ صاحب " "
۶۷- [illegible] صاحب " "
۶۸- [illegible] محمد صاحب " "
۶۹- [illegible] الدین صاحب " "

۷۰- نہال الدین صاحب ضلع جالندھر
۷۱- ڈاکٹر رحمت علی صاحب کپورتھلہ
۷۲- سلطان احمد صاحب ضلع ملتان
۷۳- الٰہی بخش صاحب " "
۷۴- غلام محمد صاحب " "
۷۵- غلام احمد صاحب " "
۷۶- محمد مراد صاحب " "
۷۷- محمد بخش صاحب " گجرات
۷۸- میاں خان صاحب " "
۷۹- نتھو خان صاحب " "
۸۰- بہاول بخش صاحب " "
۸۱- محمد اسمٰعیل صاحب " لائلپور
۸۲- محمد گوہر صاحب " "
۸۳- غلام محمد صاحب " "
۸۴- عیسیٰ صاحب " "
۸۵- محمد الطاف صاحب " "
۸۶- مرزا حاجی محمد صاحب مردان
۸۷- محمد رحمان صاحب "
۸۸- عبد اللہ صاحب دیوا سنگھ والا
۸۹- بشیر احمد صاحب "
۹۰- مولوی اللہ دتہ صاحب "
۹۱- رحیم بخش صاحب لدھیکے نویس
۹۲- عبد اللہ صاحب " "
۹۳- قاضی غلام حسین صاحب ضلع گجرات
۹۴- چودھری الٰہی بخش صاحب کوئٹہ
۹۵- محمد اسحٰق صاحب ضلع گورداسپور
۹۶- مستری عبد الغفور صاحب منصوری

۹۷- شیخ محمد اسمٰعیل صاحب جہلم
۹۸- فیروز الدین صاحب "
۹۹- عنایت اللہ صاحب قلعہ سوبھا سنگھ
۱۰۰- محمد دین صاحب " "
۱۰۱- اسمٰعیل صاحب " "
۱۰۲- اللہ دتا صاحب " "
۱۰۳- سید رحمت علی صاحب ضلع انبالہ
۱۰۴- سید محمد شریف شاہ صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۰۵- مستری چراغ الدین صاحب "
۱۰۶- مستری احمد دین صاحب "
۱۰۷- مستری محمد اسلم صاحب "
۱۰۸- مولا بخش صاحب "
۱۰۹- اللہ رکھا صاحب "
۱۱۰- خدا بخش صاحب "
۱۱۱- ڈاکٹر غلام محمد صاحب "
۱۱۲- محمد شریف صاحب "
۱۱۳- احمد الدین صاحب "
۱۱۴- تاج الدین صاحب "
۱۱۵- عبد الحکیم صاحب "
۱۱۶- حسن الدین صاحب "
۱۱۷- بوٹا صاحب "
۱۱۸- فیروز الدین صاحب "
۱۱۹- مہر الدین صاحب "
۱۲۰- فضل داد صاحب "
۱۲۱- نواب دین صاحب "
۱۲۲- رمضان صاحب "
۱۲۳- غلام حسین صاحب "
۱۲۴- امام الدین صاحب "
۱۲۵- نواب الدین صاحب "
۱۲۶- احمد الدین صاحب "
۱۲۷- محمد اسمٰعیل صاحب "

۱۲۸- مراد بی بی - ضلع منٹگمری
۱۲۹- مرزا اسحٰق بیگ صاحب ضلع کرنال
۱۳۰- علی بخش صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۳۱- جیون خان صاحب " "
۱۳۲- غلام حیدر صاحب " "
۱۳۳- سید محمد صاحب " "
۱۳۴- جلال دین صاحب " "
۱۳۵- لال الدین صاحب " "
۱۳۶- غلام رسول صاحب " "
۱۳۷- محمد بخش صاحب " "
۱۳۸- فتح الدین صاحب " "
۱۳۹- رحیم اللہ صاحب " امرتسر
۱۴۰- مستری محمد اسمٰعیل صاحب " سیالکوٹ
۱۴۱- اللہ جوائی " گوجرات
۱۴۲- عبد الظاہر صاحب " ڈہاکہ
۱۴۳- ابو حامد محمد علی انور صاحب میمن سنگھ۔
۱۴۴- عبد الجبار صاحب جہلم
۱۴۵- عبد الرحمن صاحب لاہور
۱۴۶- محمد سیف الدین صاحب فیروزپور
۱۴۷- اہلیہ صاحبہ کمانڈنگ عبد الکریم خان صاحب سندھ
۱۴۸- رمضان صاحب - کراچی
۱۴۹- اہلیہ " " "
۱۵۰- علی اصغر صاحب ضلع گجرات
۱۵۱- اللہ بخش صاحب " امرتسر
۱۵۲- عبد اللہ صاحب مالابار
۱۵۳- بدر الدین صاحب "
۱۵۴- عبد اللہ صاحب ثانی "
۱۵۵- فتح دین صاحب - کپورتھلہ
۱۵۶- زینب بی بی "
۱۵۷- محمد شفیع صاحب سہارنپور
۱۵۸- علاء الدین صاحب "

(باقی آیندہ انشاء اللہ)

(اشتہارات)

تلاش رشتہ

۱- ایک نوجوان تعلیم یافتہ نیک سیرت اور قبول صورت پابند نماز لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے - قوم کی چنداں پروا نہیں کی جائیگی - البتہ راجپوت قوم کے لڑکے کو ترجیح دی جائیگی ٭

۲- ایک انٹرنس پاس کاروباری نوجوان کے لئے جس کی آمدنی معقول ہے - رشتہ کی ضرورت ہے - اس کی پہلے شادی ہو چکی ہے لیکن بیوی پاس نہیں رہتی - ان رشتوں کے متعلق خط و کتابت م معرفت ایڈیٹر "الفضل" کی جائے ٭

خدا کے فضل و کرم کے ساتھ

اخوۃ کرام - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ماہوار رسالہ رفیق حیات ہمنے اپنے ہاتھوں میں لیا ہے جسکے ذریعہ انشاءاللہ علمی تاریخی ادبی - خدمات انجام پذیر ہونگے - پر مغز لطائف علمیہ ادبی رنگ میں تبلیغ سلسلہ کے علاوہ شعراء ایڈیٹران کی تاریخ آہستہ آہستہ شایع کرنا پیش نظر ہے - آپ بھی خریداروں میں نام دیجئے قیمت سالانہ عام تاریخ اشاعت ہر مہینہ کی وسط - نمونہ کیلئے ۲ر کا ٹکٹ ارسال فرمائیں خادم مکرم - ابو محمد محفوظ الحق علمی احمدی ایڈیٹر رفیق حیات قادیان

کتب سلسلہ احمدیہ

احمدی جنتری ۱۹۲۰ء	۳ر	گلدستہ احمدیہ حصہ اول	۳ر
گلدستہ احمدیہ حصہ دوم	۳ر	۱۴ قسم کے قطعات سٹ	۱۰ر
درثمین مکمل اردو	۷ر	نظم چولا نانک صاحب رہ	ر
کامن راج بی بی	ر	اظہار الحق	ر
خصوصیات اسلام	۲ر	نماز مترجم	۱۰ر
عربی نیا قاعدہ	۳ر	حقیقت الرویا	۱۰ر

دوکان محمد یامین تاجر کتب قادیان سے منگاؤ

نوٹس

ہاجرہ میری نابالغہ لڑکی ہے - اس کے نکاح کر دینے کا سوا میرے کہ اس کا باپ ہوں اور کوئی مجاز نہیں - اگر کوئی شخص میری مرضی کے خلاف ایسا کریگا - تو ناجائز ہو گا - خواہ اس کا نانا شیخ محمد حاجی ہی کیوں نہ ہو - میری تمام جائداد منقولہ غیر منقولہ زیورات طلائی - نقری سامان خانہ داری

مکانات کا غذات وثیقہ پارچات برتن وغیرہ بھی میرے سابق خسر شیخ محمد حاجی کے پاس جا کی تحصیل ڈسکہ میں ہیں وہ اس کے تلف و نقصان کے ذمہ دار ہیں - ان کے بیع یا ہبہ کی بھی کسی کو اجازت نہیں ٭

المشتہر - محمد اسمٰعیل شیخ احمدی ساکن جا کی حال کاندار چک ۳۵ جنوبی سرگودہا

قادیان میں سکنی زمین خریدنے والوں کے لئے ایک موقعہ

جلسہ کے موقعہ پر بہت سے احباب نے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ کوئی سکنی زمین فی الحال مل سکتی ہے یا نہیں - اسوقت چونکہ موقعہ نہیں تھا - اس لئے ان کی خدمت میں انتظار کرنے کے لئے کہا گیا تھا - اب اس اعلان کے ذریعہ سے میں احباب کو مطلع کرنا چاہتا ہوں - کہ محلہ جات دارالفضل اور دارالرحمت ہر دو میں سکنی زمین قابل فروخت موجود ہے - نرخ وہی معروف یعنے ساڑھے بارہ روپیہ فی مرلہ - بڑی سڑک کے اوپر کے ٹکڑوں کا پندرہ روپیہ فی مرلہ - اس کے علاوہ جہاں احمدیہ سٹور نے لکڑیوں کے واسطے عمارت بنالی ہے - اس کے پاس بھی کچھ زمین قابل فروخت ہے - اس کی قیمت زیادہ ہوگی کیونکہ وہ نسبتاً پرانی آبادی کے بہت نزدیک ہے - خواہشمند احباب درخواستیں اور روپیہ جلد بھجوا دیں - فقط

(صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد - قادیان

دو مکان قادیان میں بکتے ہیں

دارالامان میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے مکان کے نزدیک دو مکان فروختنی ہے - ایک بڑا (پچاس فٹ لمبا پچیس فٹ چوڑا جس میں دو کمرے خام اور باقی صحن ہے) قیمت سات سو روپے - دوسرا چھوٹا (تین مرلے دو کوٹھڑیاں باقی صحن) ساڑھے تین سو روپے - علاوہ ازیں تین ٹکڑے زمین کے - ایک ٹکڑا تو اس بڑے مکان کے قریب ہے ۳ ½ مرلے - دوسرے دو ٹکڑے یکوں کے اڈے کے پاس - ایک بر لب سڑک ۹ مرلے - ایک ۳ مرلے نیز دور الشعفاء سے ملحق زمین ہے - ۳ ٹکڑے دس

دس مرلے (ایک مرلہ ۲۲۵ مربع فٹ) قیمتیں ان ٹکڑوں کی بذریعہ خط و کتابت فیصلہ ہونگی - احباب جلد توجہ فرمائیں - الاقدم فالاقدم

احمد الدین انصار اللہ زرگر - قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ
کی
گذشتہ سالانہ جلسہ کی تقریریں

لکھوائی جارہی ہیں - طبع ہونگی - احباب درخواستیں پتہ ذیل پر بھیجدیں تاکہ شایع ہونے پر فوراً ارسال کی جادیں -

جناب حافظ روشن علی صاحب کی تقریر

بھی ہفتہ عشرہ تک شایع ہو جائیگی

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

کے درس پہلے دس پاروں کے نوٹ ... ... قیمت ۸ر

قبولیت دعا کے طریقے

فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قیمت ۶ر

مکمل تفسیر القرآن

فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرتب ہو رہی ہیں درخواست خریداری جلد پتہ ذیل پر آنی چاہیئے -

سلسلہ احمدیہ کی تمام کتب کے ملنے کا مختصر پتہ

احمدیہ کتاب گھر قادیان

اسباق القرآن - اسباق القرآن کا سلسلہ جو احباب جماعت احمدیہ کو گھر بیٹھے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھانے کے لئے حسب منشاء حضرت خلیفۃ المسیح (ثانی) جاری کیا گیا تھا وہ کچھ عرصہ سے ملتوی ہو گیا تھا - اب اسکو باقاعدہ جاری کرنے کا انتظام کیا گیا ہے - اور سہولت

ممالک غیر کی خبریں

کیا وفد خلافت کی پشت پر نوجوان ترک ہیں

ولایتی اخبار ڈیلی ٹیلیگراف لکھتا ہے۔ کہ انور پاشا خود بھی اس سے زیادہ نہ مانگ سکتا۔ جتنا کہ محمد علی نے مانگا ہے۔ اور یہ شک اس سے اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے۔ کہ اس وفد کی پشت پر نوجوان ترکوں کے اثر کی قوت محرکہ ہے۔

مسٹر محمد علی کی تقریریں

لنڈن ۲۴ مارچ۔ اخبارات میں لکھا گیا تھا کہ مسٹر محمد علی نے وزیر اعظم سے وفد کی گفت و شنید ہونے کے بعد ووکنگ مسجد میں جو تقریر کی۔ اس کا لہجہ بہت سخت تھا۔ ایسکس ہال میں جو تقریر ان کی کی رات ہوئی۔ اس میں انہوں نے کہا۔ کہ اگر خلافت کے ٹکڑے کئے گئے۔ تو وہ دیکھ لینگے۔

برطانیہ مسلمانوں کی دھمکی برداشت کریگی

ڈیلی ٹیلیگراف نے آج ایک مقالہ افتتاحیہ میں لکھا ہے کہ مسئلہ قسطنطنیہ کا فیصلہ ہندوستانی مسلمانوں کے جذبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے بدلا گیا تھا۔ اور ساتھ یہ بھی یقین دلایا ہے۔ کہ برطانیہ مسلمانوں کے احساسات حتیٰ کہ تعصبات کی بھی عزت کرنے کو تیار ہے۔ مگر ان کے حکم یا دھمکی کو برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں ☆

برف میں ۱۶ ہزار لاشیں

لنڈن ۱۵ مارچ۔ ایک بولشویک پیغام مظہر ہے۔ کہ قفقاز کی لال ترکی فوج نے جب وہ اکاٹرینڈار کے صوبے کی طرف بڑھ رہی تھی۔ برف میں دبی ہوئی ۱۶ ہزار لاشیں پائی ہیں۔

ولسن کا نوٹ ٹرکی کے متعلق

لنڈن ۲۵ مارچ۔ واشنگٹن سے ایک تار مظہر ہے۔ کہ معلوم ہوا ہے۔ کہ ٹرکی کے متعلق مسٹر ولسن کے نوٹ میں جو عنقریب بھیجا جانیوالا ہے۔ اگرچہ قسطنطنیہ سے ترکوں کے اخراج کے حق میں رائے دیگئی ہے۔ لیکن یہ سفارش کی گئی ہے۔ کہ یہ سوال اسوقت تک کھلا رہنا چاہئیے جب تک کہ روس مباحثات میں شریک ہونے کے قابل نہیں ہو جاتا۔ آرمینیا کو تمام ممکن علاقہ اور سمندر میں دخل دیا جانا چاہئیے۔ اس نوٹ میں اس بات کی ممانعت کی گئی ہے۔ کہ کوئی گورنمنٹ کسی ترکی علاقہ کی ترقی میں سب سے زیادہ دلچسپی لے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ یہ اڈالیا پر اطالوی قبضہ کے متعلق ہے۔

برلن کے نواح سے ۱۳ ہزار توپیں ملیں

پیرس ۲۹ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ تین ہزار پانچ سو توپیں اتحادی کمشن نے برلن کے گرد و نواح سے حاصل کی ہیں۔ اور ان کی کل تعداد بارہ ہزار ہے۔ حالانکہ صرف دو سو چار تین انچ کی توپیں رکھنے کا اقرار کیا گیا تھا۔

چھ ہزار ہوائی جہاز ملے

چھ ہزار ہوائی جہاز بھی پائے گئے ہیں۔ حالانکہ عہد نامہ میں صاف طور پر اس امر کو ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ کوئی ہوائی جہاز نہ رکھا جاوے۔ ان انکشافات نے معہ دیگر معلومات کے جو فرانسیسی حکام کو حاصل ہوئی ہیں۔ فرانسیسی حلقوں میں جرمنی کے ارادوں کی نسبت شکوک پیدا کر دئیے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمنی اپنی فوج کے سپاہی دو لاکھ مقررہ وقت میں جو پندرہ یوم کے اندر ختم ہونیوالا ہے۔ کم کرنیکے لئے تیار نہیں ہے۔ اور عہد نامہ کے ۳۶ دیگر شرائط کی تکمیل کی بھی کوشش نہیں کی گئی جن کا مقررہ وقت ختم ہو چکا ہے۔ فرانسیسیوں کی رائے ہے۔ کہ جرمنی کا مدعا صرف وقت ٹال کر اپنی شرائط سے منحرف ہونے کا ہے ☆

قسطنطنیہ میں ہندوستانی سپاہ کا کارنمایاں

لنڈن۔ ۲۳ مارچ۔ دیوان عام (ہوس آف کامنز) میں فوجی تخمینوں پر ایک بحث کے دوران میں کرنل ییٹ نے اعلان کیا کہ قسطنطنیہ میں ہندوستانی سپاہ نے کار نمایاں انجام دیا ہے ☆

ہندوستانی مسلمانوں کی نوجوان ترکوں کے ساتھ سازباز

کرنل مذکور نے کہا کہ ہندوستان بعض مسلمانوں کی ایجی ٹیشن ایسے اشخاص کی بیداری ہوئی ہے۔ جو نوجوان ترکوں سے ساز باز رکھتے ہیں۔ اور ہندوستانی مسلمانوں سے یہ اپیل کرنے کی تحریک کی کہ وہ سلطان کی طاقت کی بحالی اور نوجوان ترکوں کے اخراج میں مدد دیں۔ جو ٹرکی پر قابض ہیں ☆

ہندوستان کی خبریں

حکیم اجمل خان صاحب نے اعزازات واپس کر دیئے

حکیم صاحب موصوف تمام سرکاری اعزازات سے دستکش ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے قیصر ہند گولڈ میڈل اور انگلستان اور ہندوستان کی تاجپوشی کے درباروں کے تمغے اور حاذق الملک کا خطاب گورنمنٹ کو واپس کر دیا ہے ☆

ہندوستان کا ہندوستانی گورنر

اخبار ہندو کو ایک نہایت معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ لارڈ سنہا ہندوستان کے کسی ایک صوبہ کے گورنر بنائے جانیوالے ہیں ☆

کانگرس کمیٹی کی رپورٹ

بمبئی ۲۵ مارچ۔ کمیشن کی رپورٹ جو اخیر نومبر میں کانگرس سب کمیٹی کی طرف سے مقرر کیا گیا تھا۔ اور جس کو ہدایت کی گئی تھی کہ پنجاب کے فسادات کی شہادتوں کی تحقیقات کرے جو دو جلدوں میں شائع کر دیگئی ہے۔ پہلی جلد جس میں ۱۶۰ صفحے ہیں اصل رپورٹ ہے۔ اور دوسری جلد میں شہادتیں ہیں ☆

امرتسر کے مقدمات

گورنر جنرل با اجلاس کونسل نے رحم کی ان پانچ درخواستوں پر جو امرتسر نیشنل بنک کے سلسلہ میں دیگئی تھیں۔ بگا، رتن چند اور مسو ہر سنگھ کی سزائے موت کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا سے تبدیل کر دیا ہے۔ لیکن فقیر اور غلام حسین کے معاملہ میں دخل دینے سے انکار کیا ☆

سرحد کے قریب طاعون

خبر آئی ہے۔ کہ اٹک۔ ڈیرہ غازیخان اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں طاعون کی کثرت ہے ☆

کلکتہ میں سونے کا نرخ

کلکتہ ۳۱ مارچ۔ سونا سلاخ صرافہ ۲۳ روپیہ ۸ آنہ۔ بورل سلاخ فی تولہ ۲۳ روپیہ۔ آسٹریلیا کی سلاخ ۲۳-۱۳ آنہ۔ چینی بترا ۲۳ و ۲ برانڈ فی ۲۴ روپیہ

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)